سوال

(76)لڑکی کا نکاح شرائط پر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کا نکاح 1927میں حسب ذیل شرائط پر ہوا۔ شرائط سرکاری اسٹامپ پر تحریر کی گئیں جس کا مضمون یہ ہے :

ہمکہ چراغ دین والد محمد ابراہیم سکنہ مہدی پور تحصیل وضلع لاہور کا ہوں۔ بقائمی ہوش وحواس میں اس نابالغ بھتیجے محمد حسین ولد صدر دین کا نکاح میاں عبداللہ والد محمد دین کی نابالغ لڑکی کے ساتھ مندرجہ ذیل شرائط پر کرنا چاہتا ہوں :

1۔ لڑکا بالغ ہونے کے بعد مذہب اسلام پر قائم رہے مثلا : توحید رسالت نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ کا پابند رہے۔ مذہب اسلام چھوڑ کر کوئی غیر مذہب اختیار نہ کرے۔ جیسے آج کل مختلف فرقہ جات نکل رہے ہیں۔

2۔ آج کل کی رسومات شرکیہ کا پابند نہ ہو۔

3۔ اپنی منکوحہ مذکورہ کو بدون عذر شرعی کوئی تکلیف نہ دے۔

4۔ اپنا ملک چھوڑ کر غیر ملک میں نہ چلا جائے۔

5۔اپنے سسرال کے گھر یعنی اپنی منکوحہ کے باپ کے یہاں آٹھ سال تک رہے تاکہ شریعت کا پابند ہوجائے اور علم وہنر اوراپنا کسب سیکھے۔

اگر یہ لڑکا بعد بلوغت ان شرائط کو پورا نہ کرے گا اورلڑکی کے باب کے گھر تاریخ نکاح سے آٹھ سال تک نہ رہے تو لڑکی فسخ نکاح کا اختیار حاصل ہوگا جس میں ہمارا کوئی عذر نہیں ہوگا اور کسی قسم کا تنازعہ کیا جائے گا۔

عرض یہ ہے کہ نکاح ہوگیا لیکن بعد میں لڑکا آٹھ سال تک لڑکی کے باپ کے گھر نہیں رہا۔ ہاں اپنا ملک چھوڑ کر کسی اور ملک نہیں گیا اور نہ مذہب اسلام چھوڑ کر کوئی اورمذہب اختیار کیا ہے لیکن رسومات کفریہ میں شامل ہوتا ہے احکام اسلام کا پابند نہیں ہے۔ اورقبروں ومزارات پر بھی جاتا ہے۔ اور لڑکی اسلام کی پابند ہے اس لئے آپس میں اتفاق نہیں رہتا تھا اس لئے بعد میں لڑکی کے باپ نے کسی عالم سے نکاح فسخ کراکے دوسری جگہ نکاح کردیا ہے۔ شرطیں پوری نہ کرنے والوں سے کہا گیا کہ طلاق دیدو لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم طلاق نہیں دیں گے اورتنازعہ بھی کرتے ہیں۔

1۔ اب سوال یہ ہے کہ لڑکے نابالغی کی حالت میں باپ اورچچا نے نکاح کرنے کی وقت جو شرطیں لکھی ہیں ان کا پورا کرنا لڑکے کے ذمہ لازم ہے ؟

2۔ کیاان کے پورا نہ کرنے سے لڑکی کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہوا؟

3۔ اور کیالڑکی کے باپ نے نکاح فسخ کراکے جودوسرا نکاح کررہا ہے یہ نکاح صحیح ہوا؟

جواب میں عبارات کتب فقہیہ بھی تحریر فرمائی جائے تاکہ فریقین کی تسلی ہوجائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس تحریر سے معلوم ہورہا ہے کہ نابالغہ لڑکی مذکورہ کا نکاح صرف چچا کا پڑھوایا ہو نہیں بلکہ لڑکی مذکورہ باپ بھی نکاح پڑھوانے میں شریک تھا۔

توباپ کا نکاح پڑھوایا باپ کی اجازت سے پڑھوایا ہوانکاح صحیح لازم ہوجاتا ہے تواس نکاح کولڑکی مذکورہ بوجہ خیار بلوغ کے فسخ نہیں کرواسکتی اوریہ شرائط مذکورہ شرائط فاسدہ ہیں ان کی خلاف ورزی کرنے سے لڑکی کونکاح کے فسخ نہیں کرانے کا۔ فقط واللہ اعلم۔ مکتوب

صورت مذکورہ میں واضح ہوکہ جوشرطیں نکاح کے وقت لگائی گئی تھیں ان کا اپنانا محمد حسین کے ذمہ لازم تھا حدیث میں ہے: المسلمون عند شروطهم جب ان شرائط کا اپنا محمد حسین کی طرف سے نہ ہوا توحسب اقرار محمد حسین وچراغ دین مسماۃ کوفسخ نکاح کا شرعا حق حاصل ہے۔ مفتی صاحب مذکور کا یہ لکھنا کہ یہ شرائط فاسدہ ہیں باعث تعجب ہے احکام اسلامیہ کی پابندی کی شرطیں کس طرح فاسد ہوں گی مساۃ کوچاہیئے تھا کہ فسخ کی اجازت حکومت وقت سے حاصل کرلیتی تاکہ کوئی شرباقی نہ رہتا۔ واللہ اعلم۔ مکتوب

صورت مسؤلہ میں واضح ہوکہ جوشرطیں نکاح کے وقت چراغ دین اور صدردین اوراس کےبیٹے محمد حسین کی طرف سے منظور کی گئی تھیں ان کا پورا کرنا محمد حسین کے ذمہ لازم اورضروری تھا حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں: المسلمون عند شروطهم (ترمذی) اور فرماتے ہیں: إن أحق أن الشروط أن يوفى به ما استحلتم به الفروج (بخاری) حضرت عمر فرماتے الشروط عن مقاطع الحقوق (بخاري) جب محمد حسین کی طرف سے اولا یہ شرطیں پوری نہ کی گئیں توچراغ دین وصدوردین کے اقرار کے مطابق مسماۃ مذکورہ کونکاح کے فسخ کرانے کا اختیار شرعا حاصل ہے۔ فسخ نکاح کے لئے مسلمان قاضی (جج) کی عدالت کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اوراگر مسلم قاضی نہ ہو تو سربراوردہ دین دار مسلمانوں کی جماعت کے سامنے معاملہ پیش کرکے فسخ نکاح کی اجازت لینی چاہیئے۔ ہرکسی وناکسی کویہ حق حاصل نہیں ہے۔

واضح ہوکہ شوہر محمد حسین عدالتی کاروائی کرکے لڑکی اوراس کے والد کوپریشان کرسکتا ہے کیوں کہ وجوہ قانون کی روسے فسخ نکاح اجازت صورت مسؤلہ میں حاصل نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 200